25 AUG 1930

زخمی لکھنؤ

یعنی ایجی ٹیشنوں کی تحریر [illegible] کا [illegible] مجموعہ [illegible] کی سنسنی خیز [illegible]

عرف

مظلوموں کی آہ

حسب فرمائش

منشی رام پبلشر مولف کتاب ہذا تاجر کتب لکھنؤ

باہتمام رام نراین مشتاق مینیجر

دی بھنڈاری پریس امین الدولہ پارک لکھنؤ

میں چھپا

مظلوم کی آہ

میں وہ لکھنؤ کا شہید ہوں، جسے آسماں نے مٹا دیا
مگر آہ تک بھی نہ میں نے کی پئے قتل سر کو جھکا دیا
سنہ ۱۹۳۰ء
تھی مئی کی کیسی پچیسویں سرِ شام حشر بپا ہوا
جو جلوس نکلا تھا کانگریس کا پولیس نے اوسکو ہٹا دیا
گیا ہال روڈ جلوس جب تو پولیس نے روکا بصد غضب
متصل حضرت گنج
جو تھا پرچم قید کا ہاتھ میں مس ترا کو وہ دکھا دیا
ہوئیں وہ جو قید فرنگ میں کیا اور عورتوں کو الگ
انھیں گھیرنے کے لئے کھڑے ہیں اور رستہ بتا دیا
انھیں دور دور پہ چھوڑ کر نیا جاری طرز ستم کیا
بڑھے ستیہ گرہی جب انھیں یہ نرالا حکم سنا دیا
رہِ راست پہ نہ کوئی اڑے یہی خیر ہے کہ لٹے پٹے
رہے دیر تک جو یہاں کھڑے تو یہ کھوپڑیاں پہ لٹا دیا
کہا نوجوانوں نے لیٹ کر، چلو ہم بھی کھیلینگے جان پہ
نہ ہٹے گا پیچھے مگر قدم جو بڑھا دیا وہ بڑھا دیا
جو پولیس نے ہٹنے پہ ہٹ کیا، انھیں جوش اور بھی آ گیا
دمشا کا رکھتے ہیں ہم جنھیں انھیں قدر جو ہنسا دیا
کوئی ضربوں سے پٹا گیا، کوئی نذر نوک سناں ہوا

No ... Date ... GOVT. OF INDIA

کوئی زیرِ نعلِ فرس رہا جو پولیس نے اُن پہ گرا دیا
نہیں پڑا ہیں ہڈیوں کی شکلیں جو پڑیں جوانوں کے سینوں پہ
تھے جو لیٹے خواب غلامی میں انھیں دند کر کے جگا دیا
کئی سو جو زخمی بشر ہوئے رکھی سر دیا تڑپتے
انھیں لا لیمپ میں ٹھا ٹھا کر اور دو گیارہ بنا دیا
نہیں یہ شہید وطن کا خون ہے یہ سہرا ہو کا ہے کچھ
جو زمین پہ قطرہ گرا دیا تو سہرا ہو بنا دیا
ہے کلام شوخ وہ معجزہ نئی روح تن میں جو پھونک دے
ہوا اٹھ کھڑا وہ مزار میں کسی مردہ کو جو سنا دیا

ملک کی حالت

(از شوخ دہلوی)

غضب ہے کیسے ستمگروں کے ہم رنج پالے پڑے ہوئے ہیں
ہیں ہوش ٹھنڈے یہ ناتھے جینے کے اپنے لالے پڑے ہوئے ہیں
بیاں ہو دردِ نہاں تو کیونکر ہے آہ و زاری خلاف قانون
یہ اور طرفہ ستم تو دیکھو زباں پہ تالے پڑے ہوئے ہیں
لٹے یہ کالے میں یوں کے آگے چراغ گھروں کا گیا جلا کے
اثر ہے آہ شرر فشاں کے منہ انکے کالے پڑے ہوئے ہیں

[illegible]

ہمارے مرنے کے بعد ساقی یہ حال اس میکدے کا ہوگا
کہیں یہ بوتل پڑی ہے ٹوٹی۔ کہیں یہ پیالے پڑے ہوئے ہیں

ستا زیادہ نہ ہم کو ظالم کہ رہرو جادہ فنا ہیں
دل اپنے تھامے پڑے ہوئے ہیں جگر سنبھالے پڑے ہوئے ہیں

برنگ فوارہ خوں اچھل کر ہیں شہید تا فلک پہنچا
جو گلشن قوم میں یہ دیکھا کہ خشک نالے پڑے ہوئے ہیں

ہماری سڑکوں یہ بچھ رہے ہیں کہیں یہ کنکر کہیں یہ پتھر
قدم قدم پر گلی میں اٹلی۔ بدنی کے گولے پڑے ہوئے ہیں

رہ وطن میں جو مر چکے ہیں۔ امر وہ لوگ ہو چکے ہیں
صفت میں ان کی بہت کتابوں کے صفحے کالے پڑے ہوئے ہیں

ایک ستیہ آگرہی کا ولولہ انگیز گیت

ہوش اپنے اب سنبھالو ہندوستان والو
بگڑی ہوئی بنالو ہندوستان والو

صرف غلامی کی صورت دنیا سے مٹ رہے ہو
نام اپنا اب اچھالو ہندوستان والو

کرتے رہو گے کب تک ظالم سے بھی نہ مرنے
سر سے بلا یہ ٹالو ہندوستان والو

خود کھو کے دستکاری کیسی اٹھائی خواری
کچھ سوچو ۔ دیکھو بھالو ہندوستان والو
سب قومیں جاگ اٹھیں ۔ تم ہو کہ سو رہے ہو
جاتی ہے کے دنوں سا لو ہندوستان والو
گاندھی نے قومی جھنڈا اب دیدیا ہے تم کو
اونچا کرو سنبھالو ہندوستان والو
کیوں ششخ اس چمن میں پھٹنے کو پھول آیا
گلچیں کو اب نکالو ہندوستان والو

گاندھی کا احسان

آزادی کا ڈنکا عالم میں بجوا دیا گاندھی بابا نے
سوراجیہ کا جھنڈا بھارت میں لہرا دیا گاندھی بابا نے
میل مسلمان ہندو میں کروا دیا گاندھی بابا نے
پریم کا رنگ ان آنکھوں سے دکھلا دیا گاندھی بابا نے
ظالموں سے مظلوموں کو لڑوا دیا گاندھی بابا نے
گوروں کو شہر سے بھی جتوا دیا گاندھی بابا نے
بھارت باسی مل جل کر اب بھی جو کر سکتے ہیں
نمک کا قانون توڑ کے یہ دکھلا دیا گاندھی بابا نے

کیا کہنا کھدر چرخے کو یہ توپ سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے
منچسٹر سوت کے گجروں سے اڑوا دیا گاندھی بابا نے

نشہ میں غفلت کے کیوں اب بدمست رہیں گے اہل وطن
جڑ سے بیوروکریسی تاڑ کا کٹوا دیا گاندھی بابا نے

اب کشت تمنا بھارت کی سرسبز رہے گی تا محشر
آنکھوں سے اک امرت جل برسا دیا گاندھی بابا نے

برباد وطن بچے دل سے کیوں کر نہ مسیح ملک کہیں
ہم مردوں کو زندہ کر کے دکھلا دیا گاندھی بابا نے

ست دھرم کوئی یاں آنے دو جس رستے پر بس چلتے چلو
سنگے چل کر حج حرم کو بتلا دیا گاندھی بابا نے

مردہ ہونگے بھوکوں کو سودیس کوئی اب ورنہ ہیں
بھارت میں چرخہ گھر گھر پھیلا دیا گاندھی بابا نے

دکھ سب بھارت ماتا کے اب جلدی ہی مٹنے والے ہیں
رستہ فتح آزادی کا بتلا دیا گاندھی بابا نے

کرو پرچار کھدر کا کرو پرچار کھدر کا

جسے دشمن بنا ہے خیر خواہ اخبار کھدر کا
کسی کے روکے اب رکتا نہیں پرچار کھدر کا

کیا گاندھی جب سے وصف جب اظہار کھدر کا
لگا ہے ہر دوکاں پر آج کل اک انبار کھدر کا

نصیبہ ہند میں کیونکر نہ ہو بیدار کھدر کا
جو سوتی مال ہے گاندھیوں پہ ہو یہ بار کھدر کا

خدا معلوم کیا جادو بھرا ہے اس کے تاروں میں
کہ دیوانہ ہوا ہر کافر و دیندار کھدر کا

لحد سے اب شہیدوں کے یہی آواز آتی ہے
کرو پرچار کھدر کا۔ کرو پرچار کھدر کا

زمیں میں گڑ گئے خود شرم سے بدخواہ کٹ کٹ کر
نکالا گاندھی بابا نے عجب ہتھیار کھدر کا

قیامت تک ولایتی کپڑے اب ہرگز نہ پہنیں گے۔
جو کرتہ کر چکے ہیں زیب تن اک بار کھدر کا

پٹیل اور مالوی دونوں سر میدان نکلے ہیں
کریں گے ملک میں گھر گھر وہ اب پرچار کھدر کا

نہیں اب مولوی و مالوی میں فرق کچھ باقی
کہ کرتا ہے انھیں ہم رشتہ ہر اک تار کھدر کا

صباحت ملتی ہے اس میں بہت رخسار جاناں کی
سنا ہے لیتے ہیں اے شوخ عاشق پیار کھدر کا

بھارت ماتا بندنا

ہند کی ماتا تجھے سو بار بندے ماترم
بیڑا اکر ہم بھگتوں کا پار بندے ماترم
دشمنوں کے سامنے ہے ہم بھگتوں کے لئے
ڈھال بندے ماترم - تلوار بندے ماترم
دیکھنا اک دن وہ کانٹوں میں گھسیٹے جائیں گے
ہے کھٹکتا جن کو مثل خار بندے ماترم
لے ضرب پیتے ہوئے ہو کام دشمن کا تمام
ہے یہ وہ بے دھار کا ہتھیار بندے ماترم
جو سنتے اسکی صدا وہ ملک کا عاشق ہے
کون کہتا ہے کہ ہے بیکار بندے ماترم
ایک دن دیکھتے ہوئے یارب ہمیں آئیں نظر
یار بندے ماترم اغیار بندے ماترم
جن کو کہا ہے ترخ صاحب کا اک ایک کلام
کہتے ہیں ہر بات میں سو بار بندے ماترم

[illegible]